وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
اہل سنت عامۃ الناس کی اصلاح عقائد کیلئے
رسالہ ہدایت قبالہ
مسمیٰ بہ
اتمام حجت
المعروف
جواب الفتاویٰ
حضرت علامہ مولانا
مفتی محمد عبد الوہاب خان
القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	اتمام حجت
المعروف بہ	:	جواب الفتاویٰ
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	8/ ذی الحجہ 1424ھ/ مطابق 31/ جنوری 2004
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

احقاق حق وابطال باطل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''شفا شریف میں ہے :

تقدم الکلام فی قتل القاصد لسبہ الوجہ الثانی لاحق بہ فی الجلاء ان یکون القائل غیر قاصد للسب والازراء ولا معتقدلہ ولکن تکلم فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بکلمۃ الکفر مما ھو فی حقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نقیصۃ مثل ان یا تی بسفہ من القول اوقبیح من الکلام و نوع من السب فی جہتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان ظہر بدلیل حالہ انہ لم یقصد سبہ اما لجہالۃ اوضجراو سکر او قلۃ ضبط لسانہ اوتہور فی کلا مہ فحکم ھٰذ احکم الوجہ الاول القتل من دون تلعثم اہ مختصراً

''یعنی اسکا حال تو او پر معلوم ہو چکا جو بالقصد تنقیص شان اقدس کرے دوسری صورت اسی کی طرح روشن وظاہر یہ ہے کہ قائل نہ تنقیص وتحقیر کا قصد کرے نہ اسکا معتقد ہو مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معاملہ میں کلمہ کفر بول اٹھے جو حضور کے حق میں تنقیص شان ہو مثلاً بے ادبی کا لفظ یا بری بات اور ایک طرح کی تنقیص بولے، اگر چہ اس کے حال سے ظاہر ہو کہ اس نے مذمت وتوہین کا ارادہ نہ کیا بلکہ جہالت یا جھنجھلاہٹ یا نشہ میں بک دیا۔ بات کہنے میں زبان روکنے کی کمی یا بیباکی سے صادر ہوا۔ اس صورت کا حکم بعینہ وہی پہلی صورت کا حکم ہے فوراً قتل کیا جائے بلا توقف۔۱۲ منہ''

(الکوکبۃ الشھا بیہ ص۔30,31 مطبوعہ ہندوستانی پریس کندیگر ٹولہ بنارس)

❁ دونوں میں گستاخ ترین کون؟ ❁

قطب دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولوی حسین احمد صدر المدرسین دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں :

''حضرت مولانا گنگوہی فرماتے ہیں کہ'' جو الفاظ موہم تحقیر حضور سرور کائنات علیہ السلام ہوں اگر چہ کہنے والے نے نیت حقارت نہ کی ہو مگر ان سے بھی کہنے والا کافر ہو جاتا ہے۔''

(الشہاب الثاقب صـ57، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

محدث ترابیہ مولوی ضیاء المصطفیٰ کا فتویٰ

جناب ضیاء المصطفیٰ صاحب مبارکپوری اپنے فتویٰ 25/جمادی الاولیٰ 1424ھ میں لکھتے ہیں :

''حضرات سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انہیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور نہ ایہام تحقیر۔اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت سے لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے۔ان حضرات کی تعریف وتعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے۔لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں، ہاں! اہانت ودشنام کے لئے بھی ان کا استعمال رائج ہے۔''

مقدمہ

مسئلہ داماد کا آغاز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب جو علامہ عبد المصطفیٰ الازھری کے پوتے ہیں' وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ :

''میں پچھلے سال محرم شریف ۱۴۲۳ھ کی محفل میں شرکت کیلئے جناب سید محمد میاں صاحب کے یہاں گیا۔ محفل میں پروفیسر ریاض احمد بدایونی تقریر کررہے تھے' ہم ان کی تقریر کو ٹیپ کررہے تھے کہ دوران تقریر انہوں نے (معاذ اللہ) داماد مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہا۔ اس مسئلہ کو ہم فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم میں جو کہ جناب عرفان اللہ صاحب انصاری کے پاس موجود ہے' پڑھ چکے تھے' مسئلہ کی واقفیت کی بنا پر ہم کو ان کے یہ الفاظ پسند نہ آئے' اسوقت ہم نے ان پر کوئی اعتراض نہ کیا' کچھ عرصہ کے بعد وہ ایوان قادری میں جناب عرفان اللہ انصاری کے پاس آئے۔ میں بھی موجود تھا' میں نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنی تقریر میں داماد مصطفیٰ (معاذ اللہ) فرمایا تھا تو انھوں نے برجستہ انکار کردیا اور کہا کہ آپ کے سننے میں فرق ہوا ہوگا' تقریری کیسٹ ہمارے پاس موجود تھا' ہم نے ان کو وہ کیسٹ سنایا' کیسٹ سے اپنی تقریر میں داماد مصطفیٰ سن کر فوراً بلا تامل کہہ اٹھے کہ میں توبہ کرتا ہوں اور ہم لوگوں کے سامنے توبہ کی۔''

(جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب کا بیان اختتام کو پہنچا اور معاملہ ختم ہوگیا۔)

تبصرہ

عزیزان گرامی! غور فرمایئے کہ پروفیسر صاحب کے دل میں کس قدر حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا پاس تھا' ادب واحترام تھا' ان کا انکار کرنا اور یہ کہنا کہ آپ کے سننے میں فرق ہوا ہوگا' اس امر پر دال ہے کہ وہ اپنی تقریر میں نادانستہ طور پر یہ لفظ کہتے چلے گئے۔ اور تامل نہ کیا اور جب ان کی توجہ اس جانب مبذول کرائی تو فوراً توبہ کرلی' اس سے معلوم ہوا کہ ان کے دل میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کس قدر ادب واحترام اور خشیت الٰہی موجزن کہ اس لفظ کریہہ سے فوراً توبہ کرلی۔ ان کے نزدیک یہ لفظ...... گستاخی اور توہین پر ناشی تھا' احیاناً زبان سے نکل گیا۔

مفتی صاحبان کی کرامات عالیہ

تھی پرسکون دنیا خاموش تھیں فضائیں
مفتی نے صور پھونکا آنے لگیں بلائیں

جناب عرفان اللہ صاحب انصاری اور جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ کچھ مدت کے بعد پروفیسر ریاض احمد کا فون جناب عرفان اللہ صاحب کے پاس آیا، اسوقت جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب بھی انصاری صاحب کے پاس بیٹھے تھے۔ پروفیسر ریاض احمد نے فون پر کہا :

''انصاری صاحب آج اسوقت میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ آپ اللہ تبارک تعالیٰ کے یہاں میرے گواہ ہوں گے کہ میں نے آپ اور ضیاء بھائی کے سامنے داماد مصطفیٰ کے عنوان پر توبہ کی تھی اور میں آج بھی توبہ پر قائم ہوں مگر اب میرے پاس ایک فتویٰ آیا اور اس میں ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں، دیکھئے انصاری صاحب! اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا اور اسلام کو کفر کہنا، یاد رکھئے میں مفتی صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں، مگر اب کفر کس پر پلٹا۔''

بات ختم ہوگئی۔

تبصرہ

پروفیسر صاحب صاف کہہ رہے ہیں کہ :

''ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں، دیکھئے انصاری صاحب اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا، اور اسلام کو کفر کہنا، یاد رکھئے میں مفتی (عبدالوہاب) صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں مگر اب کفر کس پر پلٹا۔''

بالفرض اگر اس رجعت کفر سے مراد (معاذ اللہ) فقیر ہو تو قائل خود کافر ہو جائے گا کہ مسلمان کو کافر سمجھنا بھی کفر ہے۔

اس عبارت میں چند امور قابل غور ہیں :

1. کفر کے اطلاق کا رد۔
2. ''اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا'' اسکا حاصل یہ ہے کہ معاذ اللہ داماد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہنا اسلام ہوا، یعنی خسر و داماد کہنا ایمان و اسلام کیلئے لازم ٹھہرا، اگر ایسا نہ کہے یا ممانعت کرے تو منافی اسلام و ایمان ہے۔
3. ''یاد رکھئے میں مفتی عبدالوہاب صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں'' اس سے یہ واضح ہوگیا کہ محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ نے کسی کو کافر نہیں کہا بلکہ ختن حیدر کی عبارت فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم کی جانب رجوع اور متوجہ کر دیا تھا۔
4. ''مگر اب کفر کس پر پلٹا۔'' اس سے ظاہر ہے کہ جن حضرات فقہائے کرام علیہم الرضوان نے اس باب میں تکفیر فرمائی اور قائل کو کافر کہا پس کفر معاذ اللہ ان پر پلٹا۔

بعد ازاں پروفیسر ریاض اور اس کے بیٹے اسمٰعیل نے عوام میں یہ چرچا شروع کر دیا کہ ''(معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سسر و داماد کہنا جائز ہے، کفر نہیں تو اب کفر کس پر پلٹا'' ایک مدت تک سسر و داماد کے جائز ہونے کا عوام میں خوب چرچا کیا اور شہرت دی۔

فقیر اس پیہم گستاخی اور مسلسل بیباکی کے منظر سے سخت پریشان، غور وفکر کرتا اور خیال کرتا کہ :

''کسی مسلمان کو کافر کہنا کفر ہے۔''

یعنی جو کسی مسلمان کو کافر کہے، وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

''بلکہ فقیر کے نزدیک کوئی کسی مسلمان کا کافر ہونا چاہے وہ کافر ہو نہ ہو، یہ کفر چاہنے والا اسی وقت کافر ہو جاتا ہے۔''

صورت ثانی یہ کہ علماء کرام وفقہائے عظام فرماتے ہیں کہ :

''جو شخص حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے، وہ کافر ہے، جو اس کے کفر میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے، تو ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے اور کہنے والا سخت درجہ کا کافر۔''

البتہ فقیر نے اس صورت واقعہ پر قطع تعلق کر لیا اور ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا، پروفیسر ریاض کو پہلے تو کسی مفتی منظور فیضی صاحب نے فتویٰ دیا تھا، اب پروفیسر صاحب نے دار العلوم امجدیہ کے مفتیوں کو اغوا کیا اور خدا جانے کیا کیا کہا، دار العلوم امجدیہ کے مفتیوں نے کچھ مدت تک اس مسئلہ پر تفتیش اور تحقیق کی راہیں ہموار کیں، تراب الحق صاحب نے علماء کا ایک بورڈ منتخب کیا جو خدا جانے کب تک غور وفکر کرتا رہا اور مسئلہ کے دلائل اور ثبوت تلاش کرتا رہا، خدا جانے کتنی مدت تک یہ سلسلہ جاری رہا، پھر علماء کے اس بورڈ کی تحقیق اور تفتیش کے بعد دار العلوم امجدیہ کے مفتیوں کی جانب سے فقیر کو دعوت مباحثہ کے پیغام آنے لگے کہ سید یوسف صاحب کے گھر پر آجائیں یا الطاف صاحب کے گھر آجائیں، لیکن فقیر نے مطلق انکار کر دیا، کیونکہ فقیر ایک مدت مدید سے ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے، جب فقیر نے کہیں جانا گوارا نہ کیا تو یہ حضرات مفتیان دار العلوم امجدیہ اور دار العلوم انوار قادریہ کے مولوی صاحبان 13 / رجب 1423ھ مطابق 21 ستمبر 2002ء کو غریب خانے پر تشریف لے آئے۔

فقیر نے عالم دین ہونے کے باعث باادب واحترام ان کا استقبال کیا اور ان لوگوں کو اپنے کمرے میں بٹھایا، اسوقت بھی فقیر کا بلڈ پریشر بہت ہائی ہو رہا تھا، لب و دہن خشک، بات کرنے میں تکلیف اور یہ لوگ پورے ساز وسامان، متعدد ضخیم کتب اپنے ہمراہ لائے، جو صاحب کتابیں اٹھا کر لے گئے وہ بتا رہے تھے کہ پندرہ سولہ موٹی موٹی کتابیں تھیں، ان لوگوں نے آتے ہی مزاج پرسی تو کجا، بساط مباحثہ کا آغاز کر دیا، چند کتب کے حوالہ جات پیش کئے مگر کہیں بھی دلیل وثبوت میسر نہ آیا تو بالآخر مجبور ہو کر حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب بہار شریعت حصہ دوم جدید مطبوعہ پیش کی حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام اور ان کی کتاب کو دیکھ کر فقیر نے خاموشی اختیار کی، کیونکہ صدر شریعہ پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعتماد فرمایا، فقیر کو انکار کی گنجائش نہ رہی تو خاموش ہو کر سر جھکا دیا پھر ان لوگوں نے ایک تحریری دستاویز تیار کی، فقیر نے بے تامل اس پر دستخط کر دیئے جس میں یہ تحریر کیا گیا کہ :

''حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب صاحب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابو العلیٰ محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی اردو کے ساتھ صہ۲، ۵ جلد۲ پر درج ہے۔''

بعدازاں جب افاقہ ہوا تو اپنے پاس موجود بہار شریعت مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز دیکھی اس میں عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ تھی پھر بہار شریعت ''مکتبة الاسلامیه'' لاہور وغیرھم دیکھیں مگر کسی میں عربی کے ساتھ اردو عبارت نہ پائی۔

بہار شریعت نے 1335ھ میں وجود پایا' اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 12 ربیع الآخر 1335ھ میں اس پر تقریظ لکھی' اس سے ظاہر ہوا کہ یہ ایک مسلمان کو فریب دیکر گمراہ کرنا مطلوب تھا۔ عالم دین کی تو بڑی شان ہے ایسا کذب وافترا اور دجل وفریب کرنا اور مسلمانوں پر گمراہی کا باب کھولنا' کوئی مسلمان بھی ایسا نہ کرے گا سوائے شیطانوں کے' کمال افسوس ہے ایسے مفتیوں اور مولویوں پر کہ جن کے نام پر ٹکڑے کھائیں ان ہی پر بہتان لگائیں' حضرت علامہ مولٰنا امجد علی صاحب صدر شریعہ کی عظمت کو بھی خیال میں نہ لائیں' ان لوگوں کی بیباکی کو فقیر نے اپنے رسالہ مسمّٰی نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) المعروف ''فضل خلفائے راشدین'' میں ذکر کیا' رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے 25 رجب المرجب 1423ھ مطابق 3 اکتوبر 2002ء کو وجود پایا' بعدازاں ایک نرالا منظر ظہور میں آیا کہ علامہ شاہ احمد نورانی اور ان کی جماعت ''جمعیة العلماء پاکستان'' کے بارے میں تکفیری فتویٰ دارالعلوم امجدیہ سے جاری کیا گیا' جس میں سائل نے استفتاء کیا :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اسوقت انتخابات کی صورت میں پاکستان بھر میں تمام دینی جماعتیں متحد ہو چکی ہیں اور وہ متحدہ مجلس عمل کی صورت میں ایک پلیٹ فارم سے الیکشن لڑ رہے ہیں سوالات یہ ہیں :

اس اتحاد میں اہل سنت والجماعت سے مسلکی اختلاف رکھنے والے لوگ بھی شامل ہیں' کیا الیکشن کے لئے ایسے لوگوں سے اتحاد جائز ہے یا نہیں؟

بعض سیٹوں پر دوسرے مسلکوں سے تعلق رکھنے والوں کو ٹکٹیں دی گئیں ہیں' کیا ان سیٹوں پر ان امیدواروں کو ووٹ دینا جائز ہے؟

موجودہ صورت حال میں متحدہ مجلس عمل کے امیدواروں کو ووٹ دینے کا شرعی حکم کیا ہے' چاہے وہ امیدوار کسی بھی تنظیم سے ہو یعنی دیوبندی یا بریلوی یا شیعہ یا مودودی یا پھر اہل حدیث ہو۔

فقط؛ سائل شاہ احمد الوائی

الجواب بعون الملک الوھاب

وہابی ویوبندی اور جتنے فرقہ باطلہ ہیں ان کے عقائد ونظریات کفریات کا مجموعہ ہے اس کی چند ایک مثال ہم انہیں کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں :

ہر مخلوق بڑی ہو یا چھوٹی ہو اللہ کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ تقویت الایمان (اسی طرح فتاویٰ رضویہ اور حفظ

الایمان وغیرہ کی عبارات نقل کر کے لکھا) علمائے حرمین کے پاس ان کے عقیدے لکھ کر بھیجے اس پر علماء حرمین' مصر' شام' عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے' یہ فتویٰ حسام الحرمین کے نام سے زمانہ دراز سے چھپتا ہے اسے لیکر پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیں۔......صورت مسئولہ میں متحدہ مجلس عمل سیاسی پارٹی میں دیوبندی' رافضی' وہابی اور نام نہاد جماعت اسلامی بد مذہب اور گستاخ ہیں ان پارٹیوں کے رہنما اپنے مولویوں کی گستاخانہ عبارتیں جانتے ہیں اور اس کے باوجود ان گستاخ رسول کو مسلمان اور اپنا پیشوا مانتے ہیں لہٰذا ان نام نہاد رہنماؤں کا بھی وہی حکم ہے جو ان کے گستاخ مولویوں کا حکم ہے۔ ملخصاً''

اس فتویٰ پر مفتیان دار العلوم امجدیہ کے دستخط اور ان کے ساتھ تراب الحق صاحب کی تصدیق موجود ہے یہ فتویٰ دار العلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی سے 2/شعبان المعظم 1423ھ 9/اکتوبر 2002ء کو جاری ہوا۔

عزیزان گرامی! سیاسی جماعتوں میں ''جمعیت العلماء پاکستان'' جو ایک مدت مدید و عرصہ بعید سے پاکستان میں سیاسی پلیٹ فارم پر کام کر رہی ہے جس کے مرکزی صدر علامہ شاہ احمد نورانی ہیں' اس دار العلوم امجدیہ کے فتوے میں نام نہاد رہنماؤں کے بھاری بھرکم کلمات میں علامہ شاہ احمد نورانی پر بھی وہی حکم لگایا گیا جو گستاخانِ رسالت پر لگایا' اس حکم کی زد میں وہ سارے لوگ جو علامہ شاہ احمد نورانی کو مسلمان مانتے اور رہنما جانتے ہیں سب کی تکفیر کی گئی اور ان کے کفر میں شک کرنے والوں کو بھی کافر کہا گیا۔ اسی فتوے کے ثمرات تھے کہ ایک نیا نرالا باب وا ہو گیا کہ دوسری جانب سے ذاتی صفاتی اوصاف پمفلٹ کی شکل میں گشت کرنے لگے اس کے ساتھ ہی ایک دین جدید کے خدوخال سامنے آئے کہ ایک عہد نامہ جس کو ضابطۂ اخلاق کے نام سے معنون کیا گیا اور اس میں تراب الحق کے ساتھ دیوبندی' شیعہ اور غیر مقلدوں نے متفقہ عہد نامہ تحریر کر دیا۔

ابھی تک یہ معاملات منظر عام پر نہ آئے تھے چنانچہ کتاب نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اس کا ذکر نہ کیا بلکہ 2/دسمبر 2002ء کے ضمیمہ میں ذکر کیا اور اس واقعہ کذب و افترا کے بعد کچھ مدت ہی گذری تھی کہ ایک نیا راز فاش ہوا' دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ جو 3/ربیع الثانی 1423ھ 26/جون 2001ء کو عالم وجود میں آیا جس میں سائل فرحان رضا قادری نے مذکورہ ضابطہ اخلاق کی منتخب شقوں کو بطور سوال پیش کیا اور اس کا حکم معلوم کرنے کیلئے دار العلوم امجدیہ سے یہ فتویٰ لیا' وہ سوال جو ضابطہ اخلاق سے لیا گیا وہ یہ ہے :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہیے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات و مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں' آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز' قرآن و حدیث اور اکابر اہل سنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عند اللہ ماجور

ہوں۔(سائل فرحان رضا قادری پتہ میر پور خاص سندھ)

باسمہ تعالیٰ الجواب۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے"متفرق امتی ثلثاو سبعین فرقة کلھم فی النار الا واحدة (ابوداؤد ص:۶۳۱، ج:۲) یعنی یہ امت تہتر (۷۳) فرقے ہوجائے گی اور ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سارے جہنمی۔صحابہ کرام نے عرض کیامن ھم یا رسول اللہ یارسول اللہ! وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایامااناعلیہ و اصحابی یعنی وہ فرقہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں یعنی جو لوگ سنت کے پیرو ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم اہل سنت وجماعت ہی ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کے فرمان واعمال صحیحہ کے پیروکار رہیں بخلاف اہل سنت و جماعت کے جتنے فرقے ہیں سب باطل عقائد ونظریات کی وجہ سے کافرو مرتد ہیں مثلاً رافضی جن کے عقائد باطلہ سب پر عیاں ہیں (پھر تقریباً نو (9) سطروں میں ان کے عقائد بیان کئے۔پھر دیوبندی، وہابی کے عقائد باطلہ کا ذکر فرمایا) اور دیوبندی، وہابی بھی اپنے عقائد باطلہ ہی کی وجہ سے کافرومرتد ہیں (پھر 29 سطروں میں دیوبندی، وہابی کے عقائد باطلہ بیان کئے، پھر لکھا) یہ صرف چند عبارتیں ہیں جو ہم نے نقل کی ہیں ورنہ وہابیوں، دیوبندیوں کی کتابیں توہین خدائے تعالیٰ و نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھری پڑی ہیں، بانی مدرسہ دیوبند نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں ختم نبوت کا انکار کرکے قادیانی کیلئے راستہ ہموار کیا۔انہیں وہابیوں نے اللہ تعالیٰ کیلئے جھوٹ بولنا ممکن لکھا، ایسے لوگوں کے متعلق مسلمان خود سوچیں کہ وہ ان لوگوں کو کیا کہیں، اس وقت کے سنی علمائے حرمین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین، مصر، شام، عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

یہ فتویٰ حسام الحرمین کے نام سے زمانہ دراز سے چھپتا ہے اسے لیکر پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیں، احادیث میں ایسے ہی بدعقیدہ لوگوں کے لیے فرمایا "سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

"ان مرضوا فلا تعودھم وان ماتوا فلا تصلوا علیھم وان لقیتم فلا تسلموا علیھم ولا تجالسوھم ولا تشاربوھم ولا تواکلوھم ولا تناکحوھم ولا تصلوا معھم"

"یعنی اگر وہ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو اگر وہ مرجائیں تو ان کے جنازے میں شریک نہ ہو اور اگر ان سے ملاقات ہو تو انہیں سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور نہ انکے ساتھ کھاؤ پیو نہ انکے ساتھ نماز پڑھو" دوسرے مقام پر فرمایا ایاکم ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم "یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں" انہیں وجوہات کی بنا پر دیوبندیوں، وہابیوں کو گستاخِ رسول کہا جاتا ہے اور انکی ان

گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور انکی تائید کرنے والوں اور انکو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا انکے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو خواہ مکہ شریف میں' مسجد الحرام شریف کا امام ہو خواہ وہ جامعہ ازہر شریف کا امام ہو کہیں کا بھی امام ہو حکم شرع وہی رہے گا' جو ہم نے بیان کیا' اور ہم نے اوپر جو عقائد و نظریات بیان کئے ہیں وہ عقائد جس کسی کے بھی ہوں یا جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت و تائید کرے گا' اس کے پیچھے بھی نماز نہ ہوگی خواہ وہ کسی جگہ کا امام ہو' حکم شرع سب کیلئے ایک ہے خواہ وہ عجمی ہو یا عربی۔ عطاء المصطفیٰ اعظمی مہر شریف دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ' اسم گرامی عطاء المصطفیٰ اعظمی عفی عنہ ۳/ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ/ ۲۶/ جون ۲۰۰۱ء ۔"

ضابطہ اخلاق کے منتخب اراکین کے اسماء یہ ہیں۔

نمبر......1	سلیم اللہ خان	نمبر......2	نظام الدین شامزئی
نمبر......3	شاہ تراب الحق	نمبر......4	حاجی حنیف طیب
نمبر......5	عباس کمیلی	نمبر......6	حسن ظفر نقوی
نمبر......7	عبدالرحمٰن سلفی	نمبر......8	محمد سلفی

عکس ضابطہ اخلاق

ضابطۂ اخلاق

1 ہم ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارت گری کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں اور اس کی پرزور مذمت کرتے اور اس سے اظہار لاتعلقی کرنے پر متفق ہیں۔

2۔ کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔

3- عقائد کا اختلاف تمام مکاتب فکر میں موجود ہے تاہم ہر عالم و خطیب اپنے خطاب میں مثبت رویہ اختیار کرے گا تاکہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا نہ ہو اور کسی بھی مکتب فکر کے خلاف اشتعال انگیزی نہیں کرے گا۔

	نام		دستخط
۱۔	مولانا نعیم اللہ خان	4570333	[signature]
۲۔	مولانا نظام دین شامزئی	4518314 Mob 300-7246018	[signature]
۳۔	مولانا شاہ تراب الحق قادری	4935659	[signature]
۴۔	مولانا قاری حنیف طیب	4558849	[signature]
۵۔	علامہ عباس کمیلی	7210354	[signature]
۶۔	علامہ حسن ظفر نقوی	4217992 0300-2579810	[signature]
۷۔	مولانا عبدالرحمٰن سلفی	2232628	[signature]
۸۔	پروفیسر حافظ محمد سلفی	4293313 320 4022310	[signature]

عہد نامہ میں فرق باطلہ کے ساتھ شاہ تراب الحق صاحب بھی شامل' ان کی عبارت پر دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ اہلسنت بغور ملاحظہ فرمائیں کہ ع:

فدا کرکے ایمان یہ کرسی ملی ہے

سنی تو یہ کہتا ہے کہ ع: جان دادم ایمان ندادم وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْن

فقیر بے نوا کا کام صرف مطلع کرنا ہے وہ بھی صرف اہلسنت حضرات کو' جس کو اپنا دین اور ایمان پیارا ہو' وہ لوگ اپنے ایمان اور نماز وغیرہ' عبادات کی محافظت فرمائیں' یہ ہمارا قول نہیں دار العلوم امجدیہ کا فتویٰ ہے۔ فقیر تو یوں عرض کریگا کہ وہ عہد نامہ جس کو ضابطۂ اخلاق کا نام دیا گیا' اس میں یہ عہد کیا گیا کہ:

''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

اور اختتام پر یہ تحریر کیا گیا کہ:

''کراچی میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر مشتمل کمیٹی نے 9؍فروری 2001ء کو منعقدہ اس اجلاس میں اتفاق رائے سے ایک اعلامیہ اور ضابطہ اخلاق منظور کرتے ہوئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جو مندرجہ ذیل علماء کرام پر مشتمل ہوگی۔''

(پھر زیریں ان حضرات کے دستخط حسب ترتیب موجود ہیں) یہ عہد نامہ کہ ''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر............الخ۔'' جبکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الآخِرِ وَمَا هُم بِمُؤْمِنِيْنَ

''کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں۔''

یعنی یہی تو خود کو مسلمان کہنے والے منافق تھے اور منافق کافر مجاہر سے بدر جہا بدتر ہیں کما نص علیہ اور کافروں کے متعلق فرمایا:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ''تم فرماؤ اے کافرو''

گویا کافر کہنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ اور عہد نامہ میں ہے کہ:

''اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

جبکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ (التوبہ: 73)

''اے غیب بتانیوالے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔''

یہ منافقین وہی تو ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے تھے' اللہ عزوجل نے ان کو قتل کرنے اور ان پر سختی فرمانے کا حکم دیا۔ ان کے نزدیک یہ فعل غیر اسلامی' قابل تعزیر اور قابل نفرت ہے۔ جب قرآن عظیم اور اسکے احکام مبین ان کے نزدیک غیر اسلامی اور قابل تعزیر اور قابل نفرت ہیں تو خدا

ہی جانے کہ ان کا اسلام کون سا اسلام ہے؟ اللہ رحمٰن الرحیم ،رحم فرمائے اور نیک بنائے'ہدایت عطافرمائے اور دین متین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور استقامت بخشے۔آمین

استغاثہ

یااللہ! تو شہید و بصیر ہے'ہم تجھ سے اپنے طلب حق کی بھیک مانگتے اور اپنا دامن پھیلائے تیرے کرم کی آس لگائے ہوئے ہیں'ہم کو کوئی ایسا ھادی دین المعروف مفتی مبین عطا فرمادے'جو خوف وطمع سے بے نیاز ہو کر احکام شریعت اور احقاق حق وابطال باطل کا پتہ بتادے'ہم اہلسنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام سوال کرتے ہیں :

1﴾......ضابطہ اخلاق جن کی چند شقوں پر سوال ہے اس کا اعتراف تراب الحق صاحب نے اپنی تقریر دسمبر 2002ء میں کیا'اب اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں مزید تصدیق درکار ہو'تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی کی جناب میں دست سوال دراز کرے۔

2﴾......دارالعلوم امجدیہ نے تراب الحق کو ان وجوہ مذکورہ پر کافر قرار دیا اور لکھ دیا : ''جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔''

3﴾......کیا ان امجدیہ والوں کا فتویٰ بینوا' نا تو اں سینوں کیلئے ہے'یہ لوگ اس حکم فتویٰ سے مستثنیٰ ہیں؟

4﴾......اگر امجدیہ کے مفتی کا فتویٰ ہر مسلمان کیلئے ہے'تو کیا یہ امجدیہ والے (معاذ اللہ) مسلمان نہیں؟

5﴾......اگر مسلمان ہیں تو تراب الحق کو باوجود تکفیر فرمانے کے اپنے سر کا تاج بنایا اور دارالعلوم کا ناظم تعلیم ٹھہرایا مسلمان جان کر یا کافر سمجھ کر؟

6﴾......اگر مسلمان سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا تو اپنے حکم فتویٰ سے از خود کافر ٹھہرے'یا نہیں کیا اقرار ہے؟

7﴾......اگر کافر سمجھ کر ناظم تعلیم ٹھہرایا تو ایک کافر کی تعظیم کے باعث خود کافر ہوئے یا نہیں کہ کافر کی تعظیم اور احترام کرنا کفر ہے اور دارالعلوم کا ناظم تعلیم ٹھہرانے میں اسکی تعظیم وتوقیر ہے یا وہ اس کو توہین اور ذلت سمجھتے ہیں؟ ثبوت دیجئے۔

8﴾......پھر تراب الحق کو کسی مسجد کا امام ٹھہرانا عندالمفتی کفر ہے یا نہیں کیونکہ امامت میں تعظیم ہے اور کافر کی تعظیم کفر۔

9﴾......امام بنا کر تراب الحق کی اقتدا میں نماز پڑھنے والوں کا اور ان کی نمازوں کا حکم؟ کیا ان کی نمازیں باطل نہ ہوں گی؟

10﴾......پھر ان کو جلسوں میں بلانا اور واعظ ٹھہرانا'ان کا وعظ سننا اور احترام کرنا کفر نہ ہوگا؟

نوٹ......﴾ بحمدہ تعالیٰ یہ ہمارے اقوال نہیں بلکہ دارالعلوم امجدیہ کے مفتی کا حکم ہے جس سے ہم اب تک بے خبر تھے'کیا اس دور اور ہمارے معاشرے میں' ہے کوئی مفتی اسلام جو خوف وطمع سے بے نیاز ہو کر ان سوالات کے جوابات از روئے شریعت عطا فرمائے اور عامۃ المسلمین کو اس قہر خداوندی سے بچائے؟

علاوہ ازیں مسائل مذکورہ صدر کے کامل جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں ائمہ وفقہاء کرام کی توضیح کے ساتھ بیان فرمائے۔

سگ بارگاہ رضا محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ و السلام علیٰ سید المرسلین و خاتم النبیین وعلیٰ الہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین امابعد قد قال اللہ تعالیٰ فی القران الحمید والفرقان المجید فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ إِنَّا أَرۡسَلۡنَاکَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً ☆لِتُؤۡمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكۡرَةً وَأَصِيلاً (الفتح : 8,9)

''بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا' تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو۔'' (کنزالایمان)

حاصل مقصود

یہ کہ اللہ اور اس کے رسول (محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان لائیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں' یعنی ان کی جناب میں ارفع واعلیٰ کلمات سے ان کا ذکر پاک کریں' پھر اللہ عزوجل کی عبادت کریں یہی ہمارا ایمان ہے۔

علمائے دین

علمائے دین متین کی بڑی شان ہے جس کی بلندی کو ہر مسلمان نہیں جانتا' فقیر کی کیا مجال جو ان کے حضور لب ہلائے ان کے حضور تو لب کشائی اور جرأت سوءادبی سے ناشی' ہاں ہاں ! کون علمائے دین وہ جن کے بارے اللہ واحد قہار فرماتا ہے :

إِنَّمَا يَخۡشَى اللَّهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمَاء (فاطر :28)

''اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

تو جو عالم دین متین ہوگا وہی اللہ واحد قہار سے ڈرے گا اور جس کے قلب میں اللہ قہار وجبار کی خشیت نہیں وہ عالم دین نہیں۔

عالم دین ہونا درس نظامی سے فراغت کا نام نہیں' کیا آپ نہیں دیکھتے کہ فرق باطلہ میں بیشمار مولوی علماء دین سے گنے جاتے ہیں' مگر خشیت رب العٰلمین سے بے نیاز ہیں' خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے میں سعی تام کر رہے ہیں' اور کتنے مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالا ان کو بے دین وگمراہ بنادیا' جو آج فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور قتل وغارت گری میں مصروف ہیں۔ العیاذ باللہ

معلوم ہوا کہ درس نظامی سے فراغت کا نام علم دین نہیں اگر اس سند درس نظامی کو علمائے دین کا علم مان لیا جائے تو آپ کو ایسے بیشمار عالم مل جائیں گے' کیا علمائے دیوبند اور تبلیغی' مودودی' غیر مقلد' اہل حدیث وغیرھم فرقوں میں جو عالم دین کہلاتے ہیں اور مفتی اور مفتی اعظم وغیرہ سے معنون ہیں ان سب کے لئے خشیت الٰہی ثابت؟ ہرگز نہیں یہ دھوکا ہے' پس جو خشیت الٰہی سے محروم وہ حقیقۃً دین ھدیٰ سے دور ومھجور' دین ھدیٰ تو اس کے حصہ میں آیا' جس کے قلب میں خشیت الٰہی ہے ان کے بارے میں فرمایا :

آج کا مولوی یا مفتی

حق فرمایا مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ قرب قیامت علم اٹھ جائے گا یہ علم کا اٹھنا قرب قیامت کی خبر دیتا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ علمائے دین متین نہیں۔ ہیں اور ضرور ہیں، مگر خال خال جو ہماری نگاہوں سے مستور ہیں۔ ان کا سراغ نہیں ملتا پتہ نہیں چلتا اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے۔ آمین

مفتی ایسے بھی ہیں

جن میں ایک وسیم اختر دوم ابوبکر صاحبان حضور اکرم سید عالم خلیفۃ اللہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے متعلق لکھتے ہیں :

''نفس مسئلہ کے جواب سے پہلے یہ جان لیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کوئی ایسا لفظ بولنا جو بے ادبی اور گستاخی میں صریح ہو یعنی اس لفظ کے کہنے سے فوراً ہر خاص و عام کا ذہن اس غلط معنی کی طرف جائے۔''

معلوم ہوا کہ ان مفتی صاحبان کے سامنے جب فحش گالیاں دی جائیں تو ان کی سمجھ میں گستاخی آئے، کیونکہ فحش گالی کو ہر خاص و عام گستاخی اور بے ادبی سمجھتا ہے۔ جس مفتی کے فہم و فراست کا یہ عالم ہو تو دین کا خدا ہی حافظ ہے، چنانچہ حدیث شریف میں ارشاد ہوا کہ :

''جب کام نااہل کے سپرد ہو تو قیامت کا راستہ دیکھ۔''

اخرجہ البخاری عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایسے فتووں پر عمل تو کجا پڑھنا بھی گناہ ہے، خدا جانے کہاں کوئی بات دل میں چبھ جائے اور ایمان بھی (معاذ اللہ) ہاتھ سے جائے۔

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب مبارکپوری سے پہلی ملاقات

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نکلا

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب کی جناب میں چند معروضات

﴿1﴾......مفتی صاحب! اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِنْ جَاءَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْماً بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِیْنَ (الحجرات6)

''اے ایمان والو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو بے جانے، ایذا دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔'' (کنزالایمان)

کیا آپ نے اس ارشاد رب العلمین کے مطابق کوئی تحقیق فرمائی؟

2﴾......اگر آپ کہیں کہ سائل کے فاسق ہونیکی کیا دلیل ہے؟ تو ہم عرض کریں گے کہ اس کے ثقہ ہونیکا کیا ثبوت ہے؟

3﴾......اگر سائل نیک صالح تھا تو اس کا نام اور سوال کو کیوں پوشیدہ رکھا گیا؟

4﴾......فتویٰ حسب الارشاد تحریر فرمایا' مگر نہ سوال کا نشان اور نہ سائل کا نام کچھ تو ہے جس کی راز داری ہے!

5﴾......آپ نے یہ کیسے جان لیا کہ اس مسئلہ کی ابتداء اور اصل کیونکر وجود میں آئی؟

6﴾......اگر لفظ سسر و داماد پر اعتراض کا نام کفر ہے تو یہ کفر کس نے کیا؟

7﴾......وہ یہ ہے کہ پروفیسر ریاض احمد کی اس تقریر میں جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب تشریف رکھتے تھے انھوں نے اس تقریر کو ٹیپ بھی کیا۔

8﴾......جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب نے بروقت کوئی اعتراض بھی نہ کیا۔

9﴾......کئی روز کے بعد جب پروفیسر ریاض ''ایوان قادری'' پر ملاقات کیلئے آئے تو وہاں جناب عرفان اللہ صاحب انصاری اور حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب دونوں ہی تشریف رکھتے تھے اور ان لوگوں کی مقرر ریاض احمد سے دوستی اور محبت بھی تھی' بر بنائے اصلاح احوال جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب جو علامہ عبد المصطفیٰ صاحب الازہری کے پوتے ہیں' انھوں نے پروفیسر کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ :

''آپ نے اپنی تقریر میں (معاذ اللہ) داماد رسول استعمال کیا ہے۔''

اولاً تو پروفیسر صاحب نے انکار کیا کیونکہ مسئلہ سے واقف تھے فرمایا کہ :

''آپ کے سننے میں فرق آیا ہوگا۔''

اس پر جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب نے ان کی کیسٹ لگا کر تقریر سنادی جس کو سنتے ہی پروفیسر ریاض احمد صاحب نے جناب عرفان اللہ انصاری اور جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ کے سامنے توبہ کی' اور کہا :

''مجھ سے غلطی ہوئی میں توبہ کرتا ہوں۔''

10﴾......اگر اس توبہ کرانے کا نام کفر ہے تو (معاذ اللہ) جناب عرفان اللہ انصاری اور جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحبان مورد الزام ہوتے ہیں۔

11﴾......اگر آپ کو مزید تحقیق مطلوب ہو تو جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ سے تصویب فرمالیں۔

12﴾......کچھ مدت کے بعد پروفیسر نے اس مسئلہ کو مفتی منظور فیضی سے دریافت کیا انھوں نے تائید کردی۔

13﴾......مفتی منظور احمد فیضی کی تائید اور حمایت حاصل ہونے پر پروفیسر نے عرفان اللہ صاحب کو فون کیا اور کہا کہ :

''آج میں نے فون اس لئے کیا کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے یہاں میرے گواہ ہوں گے کہ میں نے آپ اور ضیاء بھائی کے سامنے داماد کے عنوان پر توبہ کی تھی اور میں آج بھی اپنی توبہ پر قائم ہوں اب میرے پاس ایک فتویٰ آیا اور اس میں ایسا کہنے پر کفر کے اطلاق کا رد کیا کہ یہ کہنا کفر نہیں۔ دیکھئے انصاری صاحب اگر کفر نہیں تو اسلام ہوا اور اسلام کو کفر کہنا؟ یاد رکھئے کہ میں مفتی صاحب کو کافر نہیں کہہ رہا ہوں۔ ہاں خدشہ ہے کہ کفر کہاں پلٹا۔''

کتاب بہار شریعت حصہ دوم کی نوساختہ عبارت پیش کی' فقیر چونکہ صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت رکھتا اور اعتماد کرتا ہے' بلا تامل سر جھکا دیا اور خاموشی اختیار کی۔

﴿26﴾......بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیش کردہ عبارت بہار شریعت حضرت صدر شریعہ کی نہ تھی، جعلی تھی۔

﴿27﴾......اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر فقیر نے قلم اٹھایا اور رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وجود میں آیا۔

﴿28﴾......رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو درمیان کی ایک کڑی ہے جس میں نہ حال اول نہ صورت آخر۔

﴿29﴾......اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ایک اور فتنہ سامنے آیا اور ایک عظیم راز فاش ہوا جس کو ضمیمہ عظیمہ میں بیان کیا وہ فتنہ جو اب تک مستور تھا وہ یہ ہے :

﴿30﴾......مفتی عطاء المصطفیٰ سے کسی سائل فرحان قادری نے سوال کیا اور پوچھا کہ

''اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

﴿31﴾......''اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔''

﴿32﴾......''اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے معتقدات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔''

﴿33﴾......''ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے' قرآن و حدیث اور اکابر اہلسنت بالخصوص سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ سائل فرحان رضا قادری''

﴿34﴾......اس سوال کے جواب میں مفتی عطاء المصطفیٰ نے مختلف مذاہب باطلہ کے مختصر اً عقائد بیان کرتے ہوئے لکھا کہ :

''اس وقت کے سنی علمائے حرمین شریفین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین، مصر، شام، عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (پھر چند احادیث ذکر کیں پھر لکھا) انھیں وجوہات کی بنا پر دیوبندیوں، وہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور ان کی گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور ان کی تائید کرنے والوں اور ان کو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے وہ خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح جاننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو

خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو یا مکہ شریف میں مسجد الحرام شریف کا امام ہو، خواہ وہ جامعہ از ہر شریف کا امام ہو۔ ملخصاً

﴿35﴾......اسی کے ساتھ ایک عہد نامہ مسمّٰی 'ضابطہ اخلاق' جس پر یہی عبارت مذکورہ تحریر تھی جو سوال میں پوچھی گئی تھی مکتوب میں تراب الحق اور علما دیو بند، شیعہ، غیر مقلدین کے دستخط ثبت تھے۔ جس کو ہم نے اجمالاً اپنی کتاب ضمیمہ عظیمہ میں نقل کیا۔

﴿36﴾......یہ سوال تراب الحق کے بارے میں تھا، مفتی عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق صاحب کی تکفیر کی۔

﴿37﴾......فتویٰ میں رسالہ ''نبی الا نبیاء'' کا ذکر موجود مگر اس کے متعلق کوئی حکم نہ لگایا گیا۔ آخر کیوں اعراض کیا گیا؟

﴿38﴾......تراب الحق کی تکفیر کے فتویٰ سے اغماض کر کے سسر اور داماد کے مسئلہ کو اچھالا گیا۔

﴿39﴾......یہ شرعی فتویٰ ہرگز نہیں ہو سکتا بلکہ پروانہ جانبداری اور حمایتی خط تو ہو سکتا ہے۔

﴿40﴾......عطاء المصطفیٰ نے تراب الحق کی تکفیر کی پھر ان کو تعظیم و توقیر کے ساتھ ناظم تعلیم بنایا۔

﴿41﴾......اب سوال یہ ہے کہ عطاء المصطفیٰ نے فتویٰ میں تراب الحق کو اسلام سے خارج قرار دیا اور لکھا:

''جو ان کو مسلمان سمجھے وہ بھی کافر۔''

دریافت طلب یہ امر ہے کہ ان کو جو ناظم تعلیم بنایا تو مسلمان سمجھ کر یا کافر جانتے ہوئے ناظم تعلیم بنایا؟

﴿42﴾......اگر مسلمان سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا ہے تو بقلم خود کافر کو مسلمان سمجھ کر کافر ہوئے؟

﴿43﴾......اور اگر کافر سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا تو اس میں اسکی تعظیم، اور کافر کی تعظیم کرنا بھی کفر ہے۔

﴿44﴾......اس امر کی مزید تصدیق منظور خاطر ہو تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی سے فرما لیجئے۔

﴿45﴾......علاوہ ازیں تراب الحق نے ان امور کا اقرار از خود لانڈھی کے جلسہ عام میں کیا جسکا بیان آگے آتا ہے۔

﴿46﴾......مفتی صاحب ان امور مذکورہ کا حکم از روئے شریعت بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا

﴿47﴾......یاد رہے کہ پروفیسر ریاض جو کہ عالم دین بھی ہیں واعظ ہیں، اور تقریر بھی کرتے ہیں جاہل نہیں۔

﴿48﴾......یہ بات بھی واضح رہے کہ پروفیسر ریاض سے توبہ جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ نے جناب عرفان اللہ انصاری صاحب کی موجودگی میں کرائی۔

﴿49﴾......توبہ کی حقیقی کیفیت سے فقیر ناواقف کہ توبہ بر بنائے گناہ کی یا تجدید ایمان کے ساتھ۔ واللہ اعلم بالصواب

﴿50﴾......توبہ کے بعد مفتیوں نے فریب دیا اور اس کی بیجا حمایت کر کے ضدی اور ہٹ دھرم بنا دیا۔

﴿51﴾......پروفیسر نے توبہ کو گناہ اور عار سمجھا اور ضد اور ہٹ دھرمی میں باپ بیٹے دونوں گستاخی پر مصر ہوئے۔

﴿52﴾......شقاوت میں اس درجہ بڑھے کہ بستی کے عوام کے سامنے بکواس کرتے اور کہتے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) سسر اور داماد کہنا بلاشبہ جائز اور پھر کہتے کہ اب یہ کفر کس پر پلٹا، مدت تک اسکا چرچا کیا۔

﴿53﴾......پروفیسر کی حمایت میں دار العلوم امجدیہ کے مفتی اور انوار القادریہ کے مولوی صاحبان آگئے اور ان کی سربراہی تراب الحق صاحب

فرمارہے ہیں اور اب تک ان ہی کے ساتھ ہیں۔

54﴾......ایک مدت مدیدوعرصہ بعید سے فقیر کو تراب الحق صاحب سے علاقہ مؤدت ومحبت رہا ہے۔جس کی بنا پر فقیر کو سخت رنج والم ہوا‘ جب سے پیہم یہ سعی کرتا رہا کہ وہ اس ظلمت وشقاوت سے محفوظ ہوجائیں۔

55﴾......اگر چہ تراب الحق اور ان کے ساتھی فقیر کو اپنا دشمن گردانیں اور عداوت جانیں‘ مگر فقیر کو بحمدہ تعالیٰ نہ دشمنی ہے نہ عداوت‘ معاملہ کفرواسلام کا ہے‘ کہ :

’’سرکار ابدقرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کفر ہے اور ان کا ذکر ارفع واعلیٰ کلمات سے کرنا واجب۔‘‘

56﴾......ایسی صورت میں تمام اعمال اکارت کما قال تعالیٰ :

مَن یَّکۡفُرۡ بِالۡاِیۡمَانِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهُ

57﴾......پس ایسے لوگوں کی عبادات خواہ نماز پڑھنا اور پڑھانا سب وبال جان بلکہ امامت کرنا اور نماز پڑھانے میں‘ جن لوگوں نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھیں وہ سب برباد اور ان کی نمازوں کا بار ان کی جان پر‘ اس قبیل سے جو بھی عمل کریگا عذاب میں گرفتار ہوگا۔

58﴾......فقیر کی تمام تر سعی کاملہ اور تدابیر عاملہ اسی امر پر محمول ومعمول رہیں۔

59﴾......کاش اللہ عزوجل ہدایت دے اور گمراہ گروں کے فریب سے بچائے سیدھی راہ چلائے۔

60﴾......تراب الحق صاحب کی یہ صورت حال ہرگز نہ تھی فقیر سے ملاقات کے بعد طمانیت قلب کے ساتھ تشریف لے گئے۔

61﴾......مگر برا ہو شیطان مردود کا‘ کہ اس نے بڑے بڑے عبادت گزاروں کو گمراہ کردیا‘ تراب الحق کی اس کجروی میں ان کے نام نہاد یارومددگار مفتیوں نے ان کو ہلاکت میں ڈال دیا۔اللہ رحمٰن ورحیم‘ رحم فرمائے آمین!

فقیر بینوا حقیر پرخطا صمیم قلب سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ غفور رحیم اپنے فضل محض سے سب مسلمانوں کو اپنے حبیب لبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی علیٰ وجھہ الکمال محبت عطا فرمائے محبت بر بنائے عظمت ہے‘ جس کے قلب میں جتنی محبت ہے‘ اتنی ہی عقیدت وعظمت ہے اور یہی علامت ایمان بلکہ ایمان کی جان۔مولیٰ عزوجل ہماری ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔

آمین بجاہ نبیک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تراب الحق صاحب کی تقریر کے چند گوشے

1......﴾تراب الحق صاحب خطاب کرتے ہوئے اثنائے تقریر میں فرماتے ہیں :

’’ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت بیان کرتے ہوئے شیر خدا ہیں، صحابی رسول ہیں اور داماد رسول (معاذ اللہ) ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ

حضرت علی یا حضرت عثمان کو (معاذ اللہ) داماد رسول کہنا کفر ہے (معاذ اللہ) یعنی ایسا کہنے والا مرتد اور کافر بے ایمان ہو جائیگا کہ واجب القتل ہے اور اسکی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔" (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

گویا اپنے زعم باطل میں ایک واقعہ گزشتہ بیان کر رہا ہے انداز بیان غمازی کر رہا ہے کہ مقرر بیچارہ بے علم ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ مقرر جلسہ میں کیا تقریر کر رہا ہے، جب علم ہی نہ تھا تو کسی مسلمان پر بہتان لگانا کیا تمہارے دین میں شرط اول ہے؟ کہ کذب وافتراء سے کام لیا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہی تم پر فرض عین ہے۔

برادران اہلسنت !

تراب الحق جس مقرر کا خطبہ پڑھ رہے ہیں اور اسکی مدح سرائی کا ترانہ گا رہے ہیں وہ مقرر تو اس جلسہ میں اس کے پہلو میں براجمان ہے نہ تو اس سے معلوم کیا کہ تو نے اپنی تقریر میں کیا بیان کیا؟ اور نہ اس مقرر ہی نے جرأت کی کہ شاہ صاحب میں نے اپنی تقریر میں یہ بیان ہی نہ کیا بلکہ اپنے بیان کی وضاحت کرتا، تا کہ کذب لازم نہ آتا۔

2...... ﴿فقیر کو اس مقرر کی تقریر کا کچھ پتا نہ تھا چنانچہ عزیزی حافظ ضیاء المصطفیٰ جو علامہ عبدالمصطفیٰ الازھری کے پوتے ہیں ان سے رابطہ کیا اور پے درپے گزارشات کے بعد مورخہ 17/ذی الحجہ 1423ھ مطابق 19/فروری 2003ء کو اس مقرر کے بیان کا ایک جز جو موضوع تقریر "اب الحق ہے" میسر آیا، بحمدہ قلم اٹھایا۔ وہ مقرر اپنی تقریر میں کہتا ہے :

"وتعمل صالحا نوتها اجرها مرتین کہ ازواج مطہرات جو عمل کریں گی عمل کا ثواب ڈبل ملے گا جتنا ثواب شیر خدا داماد مصطفیٰ (معاذ اللہ) علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس نیکی پر ملے گا ازواج مطہرات کو ڈبل ملے گا صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان ہیں، ذریت آدم میں ساری امتوں میں وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں کیوں کہ اللہ فرماتا ہے وتعمل صالحا نوتها اجرها مرتین تمہارے عمل کو ہم مرتین لکھتے ہیں ڈبل جتنا لکھا جاتا ہے۔" (معرفت ضیاء المصطفیٰ)

ہے کوئی مومن مجاہد! جو اس گروہ جدید اور اسکے علمبرداروں سے پوچھے کہ کیا تمہارے دین کی بنیاد دروغ گوئی اور فتنہ جوئی پر ہے، وہ دیکھو تمہارا امام اعظم اور موسس ومعلم تو کہتا ہے کہ :

"ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت بیان کرتے ہوئے شیر خدا صحابی رسول ہیں اور (معاذ اللہ) داماد رسول ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا............الخ۔"

یہاں پر کذب وافترا سے کام لیا اور ہر مسلمان جانتا ہے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے پھر دین اسلام میں جھوٹ اللہ واحد وقہار فرماتا ہے لعنة

اللہ علی الکٰذبین

اس کے کذب وافترا کی دلیل میں اس مقرر کا بیان غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، وہ مقرر جسکی مدح ان کا امام اعظم کر رہا ہے، اسکی حمایت ومحبت میں دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دست برداری اور خائن ترابی کی حمایت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

وہی امام مقرر جو جماعت جدید کا امام ثانی، معروف ترابی جسکی نشانی نے جلسہ مذکورہ میں ترابی دین کو ترجیح دے کر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرا پڑھا، مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو معاذ اللہ داماد رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ایمان کی جان خلفائے راشدین خصوصاً سیدنا امیر المومنین امام المتقین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم پر تبرا، تو اس دین ترابی کے امام ثانی کی تقریر میں موجود ومذکور ہیں، لفظ داماد تو ظاہر اور واضح ہے، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا کہ :

''وہ سب سے بڑے مسلمان .... وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں۔''

چونکہ یہ جلسہ مسلمانوں میں تھا اس لئے کھل کر تبرا تام نہ کرسکتا تھا تو مسلمانوں کے خوف سے ازواج مطہرات کو ڈھال بنا کر سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے اسی ذکر پر اکتفا کیا اور اپنے دین کا کام انجام دیا۔

سیدنا امیر المومنین امام المتقین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہتا ہے :

''صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں......الخ۔''

اس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی۔ ان کو سب سے بڑا مسلمان کہا اور مومن تک نہ کہا، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومن کو یا ایھا الذین اٰمنوا سے خطاب فرمایا اور یا ایھا الذین مسلمون فرما کر مسلمان کو کہیں بھی خطاب نہ فرمایا۔

3......﴾ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں مومن اور مسلم کے فرق کو نہایت عمدگی سے واضح فرمادیا۔ کما قال تعالیٰ :

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

(الحجرات : 14)

''گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے یوں کہو اسلمنا (مسلمان) کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔''

اس آیت کریمہ سے مومن اور مسلمان کا فرق ظاہر، کلمہ 'مسلمان' اسلام سے ماخوذ جس کا مطلب الاسلام گردن نہادن بطاعت اسی لئے فرمایا گیا کہ تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے یوں کہوں اسلمنا گردن رکھدی مطیع ہوگئے، ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل بھی نہیں ہوا۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاسلام ان نشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں:

''(ترجمہ) اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز' روزہ' زکوٰۃ وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان نام ہے اعتقاد باطن کا اور اسلام و ایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے۔''

(اشعۃ اللمعات' جلد اول : ص38)

4......﴿ کہتا ہے کہ :

''صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ نمازیں پڑھیں پچاس نمازوں کا ثواب پائیں۔''

یہ صریح گستاخی اور سخت توہین ہے' اللہ تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے :

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (و الیل : 17)

''اور بہت اس (دوزخ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار ہے۔''

گویا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتقی' فرمایا جارہا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات : 13)

''بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ (ہے) جو تم میں اتقیٰ زیادہ پرہیز گار ہے۔''

معلوم ہوا کہ مومنین میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ (اتقیٰ) عزت والے اور پرہیز گار متقی ہیں' ان کی مثل کوئی مومن نہیں چنانچہ ان ہی کو صدیق اکبر کہا جاتا ہے صدیق تو بکثرت ہیں مگر صدیق اکبر مومنین یعنی امت میں ان کے سوا کوئی نہیں۔

یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سراپا گستاخی اور توہین ہے' یہی تبرا ترابی ایمان کی جان ہے' اور ترابیوں کی پہچان ہے' مسلمانوں کو ان لوگوں سے پرہیز کرنا اور دور ونفور رہنا چاہیے۔

5......﴿ ۔تراب الحق صاحب کو اللہ واحد وقہار کا بھی خوف نہیں کہتے ہیں کہ :

''جلسہ میں جب یہ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ حضرت علی یا حضرت عثمان کو داماد کہنا کفر ہے معاذ اللہ......الخ۔''

(تقریری کیسٹ 28/ دسمبر 2002ء)

تو از روئے ایمان اللہ واحد وقہار کو' کہ وہ علیم وخبیر ہے شاہد بنا کر ہی ثابت کردو کہ وہ جس پر فتویٰ داغ دینے کا افتراء کیا' وہ اس جلسہ میں موجود بھی تھا؟ جب موجود ہی نہ تھا' نہ اسے کوئی خبر' اور نہ اس نے کبھی کوئی فتویٰ دیا تو اس کا ''داغ دیا'' کا جملہ کتنا صریح بہتان ہے۔

اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں' نیز فقیر کی کسی تحریر سے ثابت کریں جس میں یہ عبارت کہ حضرت علی یا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو داماد کہنا کفر ہے۔اس سے محسوس ہوتا ہے کہ کسی مسلمان پر بہتان لگانا ہی ان کے دین میں شرط اول ہے' چونکہ جلسہ میں موجود اس خائن مقرر سے جو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کرنے کا بھی مرتکب ہوا' نہیں پوچھا جا رہا بلکہ اس شخص پر بہتان لگایا جارہا ہے جو اس جلسہ میں موجود ہی نہ تھا۔

مزید تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

''اب سنئے یہ ہے ضابطہ اخلاق کی کاپی' اس کا جو سب سے بڑا اختلاف ہے وہ اس میں ہے وہ یہ ہے دوسری شق' ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اب اگر کوئی بجائے گلی میں شور مچانے کے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے' یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔''

(تقریری کیسٹ 28/ دسمبر 2002ء)

اس ضابطہ اخلاق سے ہمارا کوئی علاقہ ہی نہ تھا ہم نے صرف اصلاح مسلمین کی خاطر چند آیات کریمہ سے اس کو واضح کر دیا تھا مگر یہ کہ اس سے پوچھا جاتا جس نے اس ضابطہ کو ظہور بخشا' بجائے اسکے ہم سے انکوائری ہو رہی ہے لہٰذا جواباً عرض ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ :

''شور مچانے کے بجائے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں (یہ جملہ مجہول ہے خلاف معروف کے) اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ انکے نزدیک بوہرے اور شیعہ مسلمہ اسلامی فرقے نہیں' اسکے علاوہ نیچری' خاکسار' احراری' چکڑالوی' خوجہ' آغاخانی' بابی' بہائی' خارجی' معتزلی' دیوبندی' تبلیغی' جماعت اسلامی' غیر مقلد' جماعت المسلمین وغیرہم مسلمہ اسلامی فرقے ہیں ؟ اگر کہئے کہ نہیں تو یہ بتایئے کہ مسلمانوں میں کون سے مسلمہ اسلامی فرقے ہیں ان امور پر دارالعلوم امجدیہ سے فتویٰ جاری ہو چکا ہے اگر انکے ذہن میں نہ ہو تو کسی سے منگوا کر مطالعہ فرمالیں۔ مفتیان امجدیہ نے اس پر تکفیر کا فتویٰ جاری کیا ہے' علاوہ ازیں عبارت مذکورہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ :

''جو کوئی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اگرچہ وہ نشہ میں ہو' کافر ہو جائیگا اور اسکی بیوی اسکے نکاح سے نکل جائیگی۔''

غور طلب یہ امر ہے کہ جسکی بیوی نکاح میں تھی وہ نکاح سے باہر ہوگئی نکاح سے نکل گئی' وہ شخص جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ ہوا تو حکم کفر اس پر واضح اگر اسکی بیوی نہ ہو اور وہ اپنا نکاح حالت کفر میں کسی عورت سے کرے تو کیا اسکا نکاح ہو جائیگا ؟ فقہائے کرام فرماتے ہیں :

''اسکا نکاح ہرگز نہ ہوگا بلکہ اسکے نکاح میں جو بھی مسلمان شریک ہوگا یا اسکے ولیمہ میں شرکت کریگا یا اسکو مبارکباد دے گا ان سب لوگوں کی بیویاں بھی انکے نکاح سے نکل جائیں گی ان پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم آئیگی۔''

سنانے چلے ہم انہیں قصہ غم
بہت دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر

تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

''ہم اس امام کے ماننے والے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو دربار میں کھڑے ہوئے ایک شخص نے حسد کے طور پر کہا ابوحنیفہ خدا سے ڈر خدا سے ڈر' امام ابوحنیفہ نے گردن نیچی کر لی' چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا' آنسو نکلنے لگ گئے اور اس کے چہرہ اٹھا کر کے کہا' میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں (چند مثالی کلمات کے بعد) مگر سخت غمگین ہو کر کہنے لگے' تمہارا شکریہ واقعی آدمی کو اپنے علم وعمل پر اگر گھمنڈ ہونے لگ جائے تو ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی اسے خوف خدا یاد دلائے ۔دیکھا آپ نے کس قدر اخلاص اگر کوئی مجھ پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الــــہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا اب کیا اختلاف ہے اب تو اطمینان قلب سب پر واضح ہے اب سب کو مان لینا چاہئے۔'' (تقریری کیسٹ 28 دسمبر 2002ء)

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئیں حرماں نصیب
بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کیلئے

کون ہے؟ جو شاہ تراب الحق سے پوچھے ایک طرف شاہ ہے دوسری جانب نیاز منداں' پھر ایک حکومت کی قوت کے ساتھ ہے مقابل میں غریب ونادار ہے اگر کوئی مسلمان ہمت کرے اور پوچھے۔

اول ......﴾ شاہ صاحب آپ کو کس نے کافر کہا ہے؟

دوم ......﴾ اگر کہا ہے تو آپ کے گھر والوں دارالعلوم امجدیہ کے شہہ سواروں نے کہا اور شہرت بھی کی' خدا جانے تشہیر کفر میں کس کس کا ہاتھ ہے کہ تکفیر عام ہوگئی جس کا تذکرہ آپ یہاں نیاز مندوں سے کررہے ہیں۔

ســـوم ......﴾ جب آپ مسلمان ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوں تو جس نے آپ کو کافر کہا وہ ازخود کافر ہو گیا کفر کا آپ سے کوئی علاقہ نہیں۔

چھـــارم ......﴾ بالفرض باطل اگر کفر صادر بھی ہوا تو جن لوگوں کے سامنے کفر کیا ان ہی لوگوں کے سامنے اپنے کفر کا اقرار کرکے توبہ کرتے اور کلمہ پڑھتے۔

پنجم......﴾ آپ کا یہ کہنا :

''تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا اب کیا اختلاف ہے۔''

ششم ......﴾ اس اقراری کفر سے تو آپ نے اپنے کفر کا اعتراف کرلیا اور بھرے مجمع میں اپنے کافر ہونے کا اعلان کیا۔

هفتم ......﴾توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا تو ان لوگوں کے سامنے ضروری تھا جن کے سامنے کفر صادر ہوا‘ ان نیازمندوں کے حضور کلمہ پڑھنے اور توبہ کرنے سے آپ کو کیا فائدہ پہنچا ہے یا پہنچے گا۔

ھشتم ......﴾جن لوگوں نے کافر کہا یا جن کے سامنے کفر کیا‘ ان لوگوں کے حضور حاضر ہوتے اور اپنے کفر پر نادم ہوتے اور پشیمان ہوتے کفر سے توبہ کرتے اور کلمہ پڑھتے تو البتہ آپ کے حق میں مفید ہوتا۔

نہم ......﴾کلمہ بھی پڑھا تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈھال بنا کر ان کی حکایت کی مثل بطور تنز یہی کفر کا بیان کیا پھر کلمہ پڑھا یہ تو ہزل ہے ناکہ ...!

دھم ......﴾آپ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والے ہیں اور ان کی سنت پر عامل۔

یازدھم ......﴾یہ امر کسی اہل علم سے پوشیدہ نہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منصب قاضی القضات کیلئے منتخب کیا گیا اور اس کو قبول کرنے کیلئے کیسی اذیت پہنچائی گئی‘ مگر آپ نے وہ منصب قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ اسی کی پاداش میں قید کئے گئے اور وصال فرمایا۔

دوازدھم ......﴾آپ ان کے ماننے والے ان کے طریق مثالی پر عمل کرنے والے ہیں‘ کتنے مناصب اور صدارتیں اپنے دوش والا پر اٹھا رکھیں ہیں‘ یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتوں اور تقویٰ وطہارت پر عمل کیا جا رہا ہے......!

سیزدھم ......﴾امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکومت اور امور حکومت سے قطعاً دور ونفور تھے‘ آپ نے حکومت کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے اور اسکی خدمت پر مامور ہیں۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو کیا علاقہ وہ اپنے خالق و مالک کی حضوری میں‘ آپ حکومت پاکستان کی نیازمندی میں مصروف۔ اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اور عوام پر رعب اپنے تقویٰ وطہارت کا۔

اے اشک ڈوب مر تیری تاثیر دیکھ لی
الٹی ہنسی اڑی میری چشم پر آب کی

اب آیئے مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب کا فتویٰ ملاحظہ فرمایئے

1......﴾مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :

”حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی مدح اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ان کے قرب رشتہ کے بیان کے طور پر انھیں داماد رسول کہنے میں نہ اہانت سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے نہ ایہام تحقیر۔ اس لئے بطور تعارف وتعریف اس اضافت لفظ داماد کا اطلاق بے کراہت جائز ہے۔“

(فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صـ 2)

2......﴾پھر تحریر فرماتے ہیں :

''اسی طرح ان حضرات کی تعریف وتعارف کے قصد سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان حضرات کا سسر کہنا بھی جائز ہے کہ یہ صرف بیان رشتہ ہے۔'' (فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صــ 2)

3......﴾ پھر فرماتے ہیں :

''لغت وعرف میں یہ الفاظ بیان رشتہ کیلئے آتے ہیں ہاں اہانت و دشنام کیلئے بھی ان کا استعمال رائج ہے مگر اس میں استعمال کیلئے قرینہ ضروری ہے۔'' (فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صــ 3)

4﴾ پھر فرماتے ہیں :

''اس لئے تعریف وتعارف وافتخار نسبت کے لئے لفظ صہر وخسر یا ختن و داماد کا اطلاق جو کسی طرح اپنی عبارت میں مشعر تحقیر نہیں اور نہ وہاں قصد تحقیر کا شائبہ ہے نہ کفر ہوگا نہ موجب تکفیر۔'' (فتویٰ ضیاء المصطفیٰ: صــ 2)

ہم نے مفتی ضیاء المصطفیٰ کے فتویٰ کی مختلف عبارات سے چار جملے نقل کیے۔

ضیاء المصطفیٰ صاحب سے سوالات

اول......مسلمانان اہلسنت سوال کرتے ہیں کہ سیدنا امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدح اور ثنا میں مفتی صاحبان کو یہی الفاظ میسر آئے ؟

دوم......ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنھما کے اوصاف حمیدہ وخصائل جلیلہ وفضائل رفیعہ سے کچھ نظر نہ آیا ان کے اوصاف وکمال ومناقب وخصائل بے انتہا کہ ہمارے فہم وادراک اس کا احصاء نہیں کرسکتے مگر فضائل وکمالات تو اس کے لئے ہیں جن کو ان سے سچی محبت پکی عقیدت ہے اور جس کو محبت صرف برائے نام ہے اس کیلئے سسر وداماد کا رشتہ بتانا ہی انتہائے کمال ہے؟

سوم......ختنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مدح بوجہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے قرب رشتہ ہے چنانچہ اہل تشیع بھی یہی کہتے ہیں' اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نسبت رشتہ میں اقرب ٹھہراتے ہیں' اور وہ اپنے دلائل وثبوت میں کہتے کہ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اگر نسبت رشتہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے تو صرف ختن ہونے کی وجہ سے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مساوی' مگر مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے اقرب کیونکہ مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھائی بھی ہیں علاوہ ازیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بچپن سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور انہیں کی آغوش میں تربیت پائی' لہٰذا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بر بنائے رشتہ زیادہ قربت حاصل اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کمال اقرب حاصل ہے تو حق خلافت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو حاصل کیونکہ یہ سب سے افضل ہیں۔

مفتی صاحب! جو مسلک آپ نے اختیار کیا اب ان میں اور آپ میں کیا فرق فاصل؟ لہٰذا آپکا مسلک کیوں نہ ہو کہ آپ کے قائد مسلم ونما